بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ہفتہ روزہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۸ | ۹ شعبان ۱۳۹۳ھ - ۸ تبوک ۱۳۵۲ھش - ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۰۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں یورپ کے احمدی مشنوں کا معائنہ فرما رہے ہیں۔ چنانچہ حضور انگلستان۔ مغربی جرمنی ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمانے کے بعد ڈنمارک تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر اور بخیریت واپسی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ایک ضروری تصحیح

مورخہ ۲ تبوک ۱۳۵۲ھش مطابق ۲ ستمبر ۱۹۷۳ء کے الفضل میں صفحہ ۲ پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور کا ایک مضمون بعنوان "کتاب اسلام" مصنفہ پروفیسر الفریڈ گلیم ایڈیشن ۱۹۶۸ء شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم ۲ کے شروع میں ایک نوٹ بھی شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک بات غلط درج ہو گئی ہے لہٰذا نوٹ کی عبارت یوں پڑھی جائے:-

"نوٹ: ایک بڑی غلطی جماعت کے متعلق پروفیسر صاحب نے کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ کے دو خلفاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات پر خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی نے جماعت سے اختلاف کیا اور قادیان کو چھوڑ کر لاہور میں اپنی علیحدہ جماعت قائم کر لی۔ یہ بات صریحاً غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ ہر دو صاحبان موصوف نے ۱۹۶۵ء میں نہیں بلکہ ۱۹۱۴ء میں علیحدگی اختیار کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ پروفیسر مذکور کا علم جماعت احمدیہ کے متعلق ناقص تھا۔"

احباب اس کے مطابق تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے

اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کر لو اور اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو

"خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا۔ اور اُلّوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دُنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشتغالِ دُنیا کے باعث کم فرصتی ہے اُن کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔"

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دُور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اُس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۶۷-۲۶۶)

ماہ صیام میں حفاظ کی ضرورت

امسال ماہ رمضان المبارک غالباً ۲۹ تبوک (ستمبر) سے شروع ہو رہا ہے اس سلسلہ میں ہمیں ان حافظ صاحبان کے پتہ جات مطلوب ہیں جو ماہ صیام میں مرکز سلسلہ کے انتظام کے ماتحت مختلف احمدی جماعتوں میں جا سکیں وہ خود یا امیر اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ایسے حفاظ کے پتہ جات ہمیں ۱۰ ستمبر تک ضرور بھجوا دیں تاکہ پروگرام کے مطابق بروقت انہیں جماعتوں میں بھجوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو حفاظ کی ضرورت ہے وہ بھی اپنی درخواستیں اس تاریخ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد پونڈر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ ۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے کوائف

دریائے وائی کی وادی میں حضور کا ورود مسعود۔ طالبعلمی کے زمانہ میں حضور کے ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد

احباب جماعت کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام

(مکرم پروفیسر چودھری محمد علی صاحب ایم۔اے)

مکرم چودھری صاحب موصوف اپنی رپورٹ محررہ ۱۵ اگست ۱۹۷۳ء (بنام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

لندن۔ ۱۵ اگست۔ آج یہاں کے موسم کے مطابق خاصی گرمی اور حبس رہا۔ اور ہوا میں نمی کے باعث اس کا احساس بھی معمول سے قدرے زیادہ ہوا۔

دریائے وائی کی وادی میں:

آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دریائے وائی کی وادی میں جو ویلز میں ہے، کے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ راستہ فطرت کے خوبصورت مناظر سے بھرپور ہے۔ راستے میں چند منٹ کیلئے حضور Henley-on-Thames میں دریا کے کنارے رکے۔ اور درمیانی قسم کی کشتیوں کی ساخت اور ڈیزائن جو ہمارے دریاؤں میں اور سیلابوں میں کام دے سکے پسند فرما کر ان کی قیمت کا اندازہ دریافت فرمایا۔ تقریباً سوا گھنٹہ حضور ایدہ اللہ Bourton-on-the water کے خوبصورت قصبے میں ٹھہرے۔ قصبے کے بیچوں بیچ ایک خوبصورت نالہ بہتا ہے جہاں سیاح دور دور سے آئے ہوئے تھے۔ اس کے بعد براستہ Abergavenny Monmouthshire وادی میں جو ان متصل شائر میں واقع ہے۔ Symond yat سی منڈز یاٹ (جو ایک بلند چوٹی ہے) پہنچ گئے۔ یہاں سے نیچے وادی اور دریا اور اس کے پس منظر میں نہایت خوبصورت جنگل، پہاڑیاں اور سبزہ حد نظر تک دکھائی دیتا ہے۔ چوٹی پر چائے کی دکان بھی ہے۔ یہاں پر حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ زائرین کے لئے یہ ایک نئی بات تھی۔ جو انہوں نے نہایت دلچسپی اور خاص توجہ سے دیکھی۔ واپسی بھی دریا کے ساتھ ساتھ ہوئی۔ نہایت پُرفضا اور خوبصورت علاقہ ہے۔ ڈکسٹن Dixton (ڈاور ڈخورد) Little Doward وہٹ چرچ White Church ہارس شو بینڈ Horseshoe Bend اور دیگر مقامات سے ہوتے ہوئے تقریباً بیس میل تک دریائے وائی کے کنارے کے ساتھ ساتھ ساڑھے گیارہ بجے شب واپس مشن ہاؤس میں پہنچ گئے۔

اس سارے سفر میں محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب قابل دید مقامات کی تفاصیل بتاتے گئے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کو یہ علاقہ اپنی فطری خوبصورتی کی وجہ سے پسند ہے۔ ان کو سارے علاقے کی ذرا ذرا تفصیل یاد ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو جلا کا حافظہ دیا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے سفر میں انہوں نے Forgnary کا علاقہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دکھایا تھا۔ اور اپنے پیارے اور مطاع امام کے جوانی کے زمانے کی سیر گاہوں کی پرانی یادیں تازہ کرنے اور پرانے واقفوں اور تعلق رکھنے والوں سے ملنے کے لئے حضور کی خدمت میں کئی دن حاضر رہے تھے۔ اس وقت بھی ان کو چالیس سال قبل کے واقعات اور راستے اور موڑ ازبر یاد تھے۔

ایک ایمان افروز واقعہ کی یاد

اس ضمن میں عاجز راقم ایک واقعہ عرض کرنا چاہتا ہے جو ٹارنی کے سفر کے دوران پیش آیا اور جس کا خاکسار چشم دید گواہ ہے۔ ٹارنی کے علاقے میں مسٹر پیئرس Mr. Pierce اور مسز پیئرس اور ان کے بچوں کا ایک نہایت شریف اور ضعیف خاندان رہتا ہے جن کے ہاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ (جب حضور آکسفورڈ میں زیر تعلیم تھے) اکثر جایا کرتے تھے۔ حضور کے دیگر بھائی محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی حضور کے ساتھ تعطیلات گزارنے جاتے تھے۔ اور پیئرس فیملی کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ مسٹر پیئرس نہایت خاموش انسان تھے۔ ۱۹۷۰ء میں زندہ تھے۔ اور گفتگو میں صرف ہوں ہاں تک ہی اکتفا کرتے تھے۔ یا یوں کہیئے کہ چونکہ انکی اہلیہ مسز پیئرس بہت باتونی اور مسلسل بولنے والی خاتون ہیں۔ اس لئے مسٹر پیئرس کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیتی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر پیئرس نے چار و ناچار یہ فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ اپنی اہلیہ سے گفتگو اور مسلسل بولنے میں مقابلہ اُن کے بس کا روگ نہ تھا۔ اسلئے انہوں نے چُپ رہنے کو ایک گونہ اپنی عادت ثانیہ بنا لیا ہوا تھا۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ مسز پیئرس اگرچہ بہت بولنے کی عادی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک سادہ طبیعت، بے ضرر اور انتہائی شریف اور سادہ طبیعت کی ماں کی طرح پیار کرنے والی مشفق اور بزرگ خاتون ہیں۔ حضور اور حضور کے بھائیوں کو انہوں نے بیٹوں کی طرح رکھا۔ اب تک حضور کے پرانے فوٹو نہایت پیار اور احترام سے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں۔ حضور کو ناصر کہہ کر پکارتی ہیں اور حضور کی بے داغ جوانی اور حسن سیرت اور خدمت اسلام کیلئے حضور کے عزم کا ادب سے ذکر کرتی ہیں۔ یہ تفصیل اس پس منظر کو واضح کرنے کیلئے لکھی ہے جس میں مندرجہ ذیل واقعہ پیش آیا اور جس کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے یہ ساری تفصیل لکھنی پڑی۔

جس وقت حضور کا قافلہ مسز پیئرس کے مکان پر پہنچا۔ تو مسز پیئرس نے حضور اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو سارا مکان پھر کر دکھایا۔ ایک کمرے میں کھڑے ہو کر کہنے لگیں:۔

Nasir, do you remember you used to stand here and recite the Holy Quran aloud. You would say, "I have resolved to serve Islam and dedicate my life to this end." And I used to say, "O, what a waste of time!"

(ترجمہ) ناصر! کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ اس مقام پر کھڑے ہو کر باآواز بلند قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے عزم کر لیا ہے کہ اسلام کی خدمت کرونگا۔ اور اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کروں گا اور اس کے جواب میں میں کہا کرتی تھی کہ واہ کیا تم اپنے اوقات کو اس طرح ضائع کرو گے۔ اسکے بعد مسز پیئرس حسب عادت بلند آواز سے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو ہو گئیں اور حضور کے اس عظیم اور مقدس عہد کو جو حضور نے اپنی جوانی میں انگلستان میں کھڑے ہو کر کیا تھا، یاد کر کے اس کی یاد میں کھو گئیں اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ مسز پیئرس اپنے اس فقرے پر جو انہوں نے اپنے ماحول اور اپنی طبعی سادگی کے باعث حضور کے خدمت دین کے جذبے کو دیکھ کر ایک طرح مذاق کے رنگ میں کہا تھا۔ اس پر نادم ہیں اور اس بات کا اقرار کر رہی ہیں کہ میں کتنی ناسمجھ تھی جو اس نور کو دیکھ نہ سکی میرے گھر میں مہمان رہا۔ آج کا کل سفر چار سو میل کے لگ بھگ تھا، گرمی بھی بہت تھی حضور نے فرمایا کہ دھوپ اور سفر کیوجہ سے چکر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ احباب اپنے پیارے آقا اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت کاملہ اور درازی عمر اور بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ حضور تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

ضروری اعلان

دفتر ہذا کے ایک کارکن چوہدری محمد شریف صاحب ناصر انسپکٹر تحریک جدید سیالکوٹ کی جماعتوں میں بھجوائے گئے تھے، ان کی طرف سے ۲۲ اگست کے بعد کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گزرے تو وہ فوراً مرکز میں پہنچ جائیں۔ اگر کسی احمدی دوست کو انکا علم ہو تو وہ انہیں اس اعلان سے باخبر کر دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ نبوت ۱۳۴۲ ہش

حقیقی نیکی اور اس کی وسعت پذیری

قرآن مجید کی رُو سے حقیقی مومن اور حقیقی متقی بننے کے لئے محض نیک اعمال بجالانا کافی نہیں ہے بلکہ ان نیک اعمال کا دو خاص کیفیتوں کا حامل ہونا ضروری ہے۔ اوّل یہ کہ وہ نیک اعمال بلحاظ وسعت حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری پر حاوی ہوں۔ دوم یہ کہ ان نیک اعمال میں ترقی پذیر کیفیت پائی جاتی ہو یعنی نیک اعمال کی بجا آوری میں کہیں بھی ٹھکاؤ اور ٹھہراؤ کی کیفیت نہ ہو بلکہ کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ان میں انسان کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔ غرض یہ دونوں حالتوں میں ضروری ہے کہ انسان نہ صرف نیک اعمال بجالائے بلکہ ان نیک اعمال کا ہمہ گیر وسعت پذیر اور بلحاظ قدر و کمیت ترقی پذیر کیفیت کا حامل ہونا ضروری ہے

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محض نیکی اختیار کرنے کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ ضروری قرار دیا ہے کہ ہر نیکی جو بجالائی جائے اس میں گہرائی اور گیرائی ہر دو حالتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اس مفہوم کو اللہ تعالیٰ نے نیکی کے لئے ایک خاص لفظ استعمال کر کے ادا کیا ہے اور وہ ہے اَلْبِرُّ چنانچہ اللہ تعالیٰ وسعت و ترقی پذیر کیفیت کی حامل نیکیاں بجالانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (البقرہ آیت ۱۷۸)

تم اپنا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا حقیقی اور کامل نیکی نہیں ہے حقیقی اور کامل نیکی کا وہ ہے جو اللہ اور یوم آخرت، کتاب الٰہی اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور محبت الٰہی کے زیر اثر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں کی آزادی کے لئے جس نے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔ اور اسی طرح اپنے عہدوں کو جب بھی کوئی عہد کریں پورا کرنے والے اور خاص کر تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت صبر اور ہمت سے کام لینے والے کامل نیکی میں یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی اور کامل نیکی کے لئے اَلْبِرُّ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو بہت وسیع معانی و مطالب پر مشتمل ہے لغت کی رو سے اَلْبِرُّ کے معنی ہیں اَلصِّلَةُ وَالطَّاعَةُ وَالصِّدْقُ (اقرب) یعنی صلہ رحمی، اطاعت اور سچائی۔ ان معنوں کی رو سے اگر دیکھا جائے تو اَلْبِرُّ کا لفظ اَلصِّلَةُ (صلہ رحمی) کی رو سے جو حقوق العباد کی ادائیگی پر اور اَلطَّاعَةُ (فرمانبرداری) کی رو سے جو حقوق اللہ کی ادائیگی پر حاوی ہے۔ اور اَلصِّدْقُ (سچائی) کی رو سے ان ہر دو قسم کے حقوق کا ہر طور پر ہر قسم کے ریاء تصنع اور بناوٹ سے پاک ہوتے ہوئے خلوص نیت کے ساتھ ادا کرنا اور کرتے چلے جانا ضروری ہے اسی لئے حضرت امام راغب نے مفردات میں اَلْبِرُّ کے معنی درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اَلتَّوَسُّعُ فِي فِعْلِ الْخَيْرِ یعنی نیکی میں وسعت اور گہرائی اختیار کرنا۔ علاوہ یہ کہ کسی ایک نیک عمل پر قانع نہ ہونا بلکہ ہر قسم کے نیک اعمال خواہ وہ حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہوں یا حقوق اللہ سے بجالانا اور ان میں ترقی کرنا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت کریمہ میں حقیقی اور کامل نیکی (اَلْبِرُّ) میں جن جن اعمال کو گنوایا ہے ان میں ایمانیات کی تفصیل کے بعد جملہ حقوق العباد اور حقوق اللہ شامل ہیں اور پھر تنگی اور بیماری اور دیگر آفات کے دوران صبر کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرما کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہر صورت اور ہر حال میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا اور ان کی وسعت اور ترقی پذیر کیفیت کو برقرار رکھنا ضروری ہے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوالیوں وغیرہ پر اپنے اموال خرچ کرنے کی تلقین فرما کر حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا کرنے یعنی مخلوق خدا کے ساتھ غایت درجہ ہمدردی اور حسن سلوک روا رکھنے کی تعلیم دی ہے اور اسی طرح عَلٰی حُبِّهٖ، اَلصَّلٰوۃَ اور اَلْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ میں حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ الغرض حقیقی اور کامل نیکوکار بننے کے لئے ضروری ہے کہ جملہ حقوق العباد اور حقوق اللہ پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ ادا کئے جائیں اور پھر ان کی ادائیگی اس طور پر کی جائے کہ اس ادائیگی کی وسعت و ترقی پذیر کیفیت برقرار رہے۔

اب اگر کوئی شخص کوئی ایک نیک کام بجالاتا ہے اور اس کی بجا آوری کو اپنے لئے کافی سمجھتا ہے تو وہ عند اللہ حقیقی اور کامل نیک شمار نہیں ہو سکتا۔ یا اگر کوئی شخص حقوق اللہ تو بجالاتا ہے لیکن حقوق العباد ادا نہیں کرتا یعنی مخلوق خدا کی خدمت سے لاپرواہ ہے تو حقیقی اور کامل نیک وہ بھی نہیں ہے۔ حقیقی اور کامل نیک عند اللہ وہی شمار ہوگا جو محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے دہرے وصف سے متصف ہے اور پھر ان ہر دو اوصاف کے عملی مظاہرے میں اس کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اس حقیقی اور کامل نیکی کو دنیا میں پھیلانے اور عام کرنے کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے جیسا کہ ایک پاک جماعت کے قیام کے وقت اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا:۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے ... وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی تمام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔" (اشتہار ۱۰ مارچ ۱۸۸۹ء)

پس یہ کامل اور حقیقی نیکی جو محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے جملہ پہلوؤں پر حاوی اور اپنی ذات میں وسعت و ترقی پذیر کیفیت کی حامل ہے جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے اور وہ ہر موقع پر پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ اس کا عملی ثبوت مہیا کرتی چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب اور سندھ کی تاریخ کے موجودہ ہولناک ترین سیلاب کے دوران بھی محبت الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس خدائی جماعت نے خدمت و فدائیت کی جو شاندار مثال قائم کی ہے وہ اس کا ایک تازہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جسے چاہتا ہے وہ اپنے فضل سے نوازتا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہونگے

غلبہ اسلام کی جو عظیم مہم اس وقت جاری ہے۔ اس میں قربانیاں پیش کرنا جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے نصرت جہاں ریزرو فنڈ اسی کی ایک کڑی ہے۔ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انگلستان میں اپنے ایک تازہ خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"کامیابی ہمارے لئے مقدر ہو چکی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر ہی نہیں رکھا۔ انشاء اللہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جرمن ترجمہ قرآن مجید پر ازہر یونیورسٹی کا خراج تحسین

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

جماعت احمدیہ کا بنیادی مطمح نظر اشاعت اسلام ہے اور اس مبارک مقصد کے لئے تمام وہ وسائل اختیار کئے جا رہے ہیں جو اس کی تکمیل کے لئے ممد ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت جماعت احمدیہ ۲۶ زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ کر چکی ہے۔ ان تراجم میں سے بعض شائع ہو چکے ہیں۔ بعض زیر طبع ہیں اور بعض پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔

ایک وقت تھا کہ قرآن مجید کے ترجمہ کو ناجائز اور بدعت خیال کیا جاتا تھا۔ بعض علماء ازہر کا بھی یہ خیال تھا۔ کہ "ان ترجمۃ القرآن حرام" قرآن کریم کا ترجمہ کرنا حرام ہے۔ عوام بھی علماء کے زیر اثر یہی خیال کرتے تھے۔ لیکن ایک زمانہ آیا جب مصر کے ذہین اور تعلیم یافتہ اشخاص نے یورپین مستشرقین کی طرف سے قرآن پاک کے تراجم کا مطالعہ کیا تو اس امر کا بڑی شدت سے احساس کیا کہ قرآن کریم کا ترجمہ ہونا بہت ضروری ہے اور جدید یہ ہیں تبلیغ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ یورپین زبانوں میں کیا جائے تا اسلام کے خلاف جو غلط خیالات ان ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے اس تجویز میں پیش پیش ڈاکٹر طٰہٰ حسین وزیر تعلیم حکومت مصر تھے۔ جو نابینا ہیں۔ اور بڑی ذہنی اور فکری صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر طٰہٰ کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے بیروت کا کثیر الاشاعت رسالہ "الحصاد" جنوری ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کان الدکتور طٰہٰ حسین قد دعا الی بعث فکرۃ نقل معانی القرآن الکریم الی اللغات الاجنبیۃ تشریعا للاجانب بالقرآن و اصول الدین الاسلامی الحنیف۔ وقضاء علی اراجیف حسین من لا یتحرون الدقۃ ... یتوجون ... الازہر

ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے قرآن کریم کو اجنبی زبانوں میں ترجمہ کرنے کا نظریہ اٹھایا تھا تا اغیار قرآن کریم سے متعارف ہوں۔ انہیں مذہب اسلام کے مبادیات کا بھی علم ہو اور باطل پرست اشخاص کے اعتراضات کا حتمی جواب دیا جا سکے جو نہ تو باریک بینی سے حقائق پر غور کرتے ہیں اور نہ جھوٹ سے رکتے ہیں۔ اور ازہر سے اپیل کی تھی کہ وہ اس ترجمہ کے کام کو سنبھالے۔

— (۲) —

ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے اس نظریہ پر کیوں تنقید اٹھایا؟ اس کی غرض ان کے اپنے الفاظ میں ہی مذکور ہے۔ اور جو شخص بھی مستشرقین کے تراجم قرآن کریم کی ورق گردانی کرے گا وہ یہی نتیجہ نکالے گا کہ اسلام کے حسین و جمیل چہرہ کو ازراہ تعصب انتہائی مکروہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے ساتھ تمسخر اور استہزاء اور حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت پر تنقید کی گئی ہے۔ ایک غیور اور ذرائی مسلمان کا ضمیر چلا چلا کر کہنے لگا۔ کہ اس کا ازالہ کیا جائے اور اصل حقیقت کا اظہار کیا جائے۔ خدا تعالیٰ نے مذہب اسلام کی فضیلت اور برتری انتہائی جامع اور مانع الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ

ان الدین عند اللہ الاسلام

یعنی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صرف اور صرف اسلام ہی حقیقی مذہب ہے۔

سیدنا الرسول الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کو ساری دنیا کے لئے رحمت قرار دیا۔ اور فرمایا:۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

اے رسول ہم نے تجھ کو سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور قرآن کریم کو صحیفہ عالمیہ قرار دیا جیسا کہ فرمایا:۔

ان ھو الا ذکر للعالمین

قرآن کریم تو ساری دنیا کے لئے قابل شرف نصیحت ہے۔ لفظ "ذکر" میں قرآن مجید کے فضائل و محاسن بیان کئے گئے ہیں۔

— (۳) —

جماعت احمدیہ بلحاظ تنظیم کے پہلی جماعت ہے جس نے ان قرآنی نصوص کی روشنی میں قرآن پاک کے تراجم مختلف زبانوں میں کئے ہیں اور یہ انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ ازہر یونیورسٹی کے ماہانہ رسالہ "مجلۃ الازہر" نے جماعت جرمن ترجمۃ القرآن پر طویل تبصرہ کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ جو دیباچہ شامل ہے اس کے مضامین کی فہرست دی ہے۔ اور نمایاں طور پر اس مبارک کام کو سراہا ہے۔ اور اسے خراج تحسین پیش کیا ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد عبدالرزاق صاحب سابق منیجر مدارس دینیہ نے طویل ریویو کرتے ہوئے ترجمہ کے متعلق اصولی رائے یہ دی ہے

اما الترجمۃ فقد اختبرتھا فی مواضع مختلفۃ وکثیر من الآیات فی مختلف السور فوجدتھا من خیر الترجمات التی ظھرت للقرآن الکریم فی اسلوب دقیق محافظ محاول بارعۃ لاداء المعنی الذی یدل علیہ التعبیر العربی المنزل لآیات القرآن الکریم

یعنی جہاں تک صرف ترجمہ کا تعلق ہے۔ میں نے مختلف مقامات اور مختلف سورتوں کی بہت سی آیات کا ترجمہ بنظر غائر دیکھا ہے۔ اس ترجمہ کو میں نے قرآن مجید کے جملہ تراجم سے جو اس وقت منصہ شہود پر آچکے ہیں بہترین پایا ہے۔ یہ ترجمہ باریک بینی اور علمی احتیاط کے انداز سے کیا گیا ہے۔ اور معانی قرآن کریم کی ادائیگی میں انتہائی مہارت و قابلیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ تاکہ عربی میں نازل شدہ قرآنی آیات کی کماحقہ ترجمانی ہو سکے۔

(مجلۃ الازہر فروری ۱۹۵۹ء)

جماعت احمدیہ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ وہ علماء جو قرآن کریم کے ترجمہ کو بدعت اور ناجائز قرار دے رہے تھے۔ اب نہ صرف اس کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے ترجمہ کو بہترین ترجمہ قرار دے رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۱۲-۱۳-۱۴ اگست (اگست) بروز اتوار سوموار منگل محمد آباد اسٹیٹ میں منعقد ہوا۔ ۳۲۵ خدام ۲۶۰ اطفال اور ۲۰ انصار نے شرکت کی۔ اطفال کا نظام اجتماع الگ تھا۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سیلاب کی وجہ سے پروگرام کے باوجود تشریف نہ لا سکے۔ لہذا مکرم چوہدری منور احمد صاحب خالد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر نے اس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس اجتماع کے دوران ایک اجتماعی وقار عمل ٹاہلی ریلوے سٹیشن کے قریب منعقد ہوا مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ گھوڑ دوڑ اور سائیکل ریس کے مقابلہ جات بہت پسند کئے گئے۔ محترم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ کے علاوہ حیدرآباد سے مکرم محمد جلال شمس صاحب اور مکرم عبدالعزیز صاحب طاہر (مبلغ سندھ) بھی تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے مختلف مواقع پر خدام و اطفال سے علمی و تربیتی پہلوؤں پر خطاب فرمایا۔ اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ کنڈی اور والی بال کے مقابلے بڑے خوشکن رہے ضلع کراچی۔ حیدرآباد، نواب شاہ۔ ٹنڈو محمد خان اور ٹنڈو جام کورٹ احمدیہ اور ضلع بہاولپور کے بعض خدام نے بھی شرکت کی۔ آخری دن تقسیم انعامات کے اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب محمد آباد اسٹیٹ نے کی۔ اور آپ ہی نے انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے مختصر طور پر جذبۂ اطاعت کی روح کو واضح فرمایا اور خدام کو تلقین کی کہ وہ موجودہ زمانے کی بے راہ روی میں بہہ جانے کی بجائے جذبہ اطاعت کو اپنائیں اور ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی عمل کریں۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ناصر نے دعا کروائی جس پر یہ مبارک اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

(محمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر)

درخواست دعا

خاکسار ایک لمبے عرصے سے جوڑوں کی دردوں کی وجہ سے بیمار ہے اور ہر طرح علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے تکلیف ہوتی ہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ عوارض سینہ و بخار مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے خاکسار کی والدہ محترمہ نیز اہلیہ اور خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

صوبیدار میجر ملک محمد یعقوب پنشنر راولپنڈی

۲

مکرم برادرم رانا مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور کو جیب کے حلقے میں چوٹیں آئی ہیں نیز بازو پر تین جگہ فریکچر آیا ہے بازو پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلعوار گوشوارہ وعدہ و وصولی تحریک جدید

بغایت ۳۱ جولائی ۱۹۷۳ء

نمبر شمار	نام ضلع	وعدہ	وصولی فی صد
۱	ربوہ۔ ضلع جھنگ	۷۰،۰۸۲	۵۰
۲	ضلع جھنگ	۱۰،۷۸۵	۳۵
۳	ضلع میانوالی	۱،۴۵۱	۴۲
۴	ضلع سرگودھا	۴۴،۴۵۸	۴۰
۵	ضلع فیصل آباد	۳۶،۸۳۶	۳۱
۶	ضلع لاہور	۱،۰۰،۵۶۹	۴۲
۷	ضلع گوجرانوالہ	۲۳،۶۹۶	۵۰
۸	ضلع سیالکوٹ	۴۲،۲۱۱	۴۹½
۹	ضلع شیخوپورہ	۳۱،۶۲۰	۵۳
۱۰	ضلع گجرات	۲۲،۸۶۸	۴۵
۱۱	ضلع جہلم	۷،۶۳۲	۲۸
۱۲	ضلع راولپنڈی	۶۰،۲۰۷	۳۹
۱۳	ضلع کیمبل پور	۲،۶۴۴	۷۲
۱۴	ضلع ہزارہ	۶،۰۰۷	۵۲
۱۵	ضلع مردان	۱،۷۴۸	۳۷
۱۶	ضلع پشاور	۱۲،۶۳۳	۳۴
۱۷	ضلع کوہاٹ	۲،۷۳۰	۲۱
۱۸	ضلع بنوں	۷۶۴	۶۳
۱۹	ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	۳۶۳	۲۸
۲۰	آزاد کشمیر	۱،۰۹۶	۵۰
۲۱	ضلع ساہیوال	۱۴،۵۷۳	۵۱
۲۲	ملتان	۱۹،۴۳۳	۵۳
۲۳	مظفر گڑھ	۲،۳۱۶	۳۷
۲۴	ڈیرہ غازیخان	۵۹۷	۱۰۰
۲۵	رحیم یار خان	۳،۰۰۷	۹۵
۲۶	بہاولپور	۲،۸۱۴	۵۳
۲۷	بہاول نگر	۴،۱۰۳	۵۱
۲۸	فورٹ عباس	۱۰،۸۱۷	۱۰۰
۲۹	حیدرآباد	۳۵،۹۰۰	۵۴
۳۰	کوئٹہ	۱۵،۶۰۷	۷۴
۳۱	کراچی	۱،۳۰،۰۰۰	۴۹

(دوسرے سال کا اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم مولانا محمد رفیق صاحب دکاندار محلہ دار النصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولانا محمد شریف بیگ صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۵۳۴۶۰۲۷/۲۱۵ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۴۰۳ روپے موجود ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ باقی وارثان کو یہ رقم مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع لائلپور کے سالانہ تربیتی اجتماعات

مکرم ناظم صاحب انصار اللہ ضلع لائلپور کی تجویز پر محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق مجالس ضلع لائلپور کے سالانہ تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کی منظوری عنایت فرمادی ہے۔

جملہ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اجتماعات کو کامیاب بنائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ سمندری	۱۱ ۹/۷۳	منگل	صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر
۳۔ لائلپور	۱۴ ۹/۷۳	جمعہ	بعد نماز جمعہ سے ۵ بجے شام
۴۔ چک ۸۸ جھنگ	۱۴ ۹/۷۳	جمعہ	بعد نماز مغرب و عشاء
۵۔ سرشمیر روڈ	۱۵ ۹/۷۳	ہفتہ	صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر
۶۔ گوجرہ	۱۶ ۹/۷۳	اتوار	صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر
۷۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۳ ۹/۷۳	اتوار	صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے دوپہر

(قائد عمومی مجالس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

محترم چوہدری علم دین صاحب چک ۲۰۹ گ ب ضلع لائلپور (مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ گیمبیا کے خسر) مورخہ ۲۵ ۸/۷۳ بروز ہفتہ سات بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بلند اخلاق کے مالک تھے غریبوں اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کا جذبہ پایا جاتا تھا احمدیت کے شیدائی تھے۔ جو بھی امام وقت کی طرف سے تحریک ہوتی اس میں پیش پیش رہتے۔

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بیوی بچوں اور دیگر پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

رشید احمد چوہدری

صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰۹ گ ب ضلع لائلپور

گمشدہ بستر: مورخہ ۲۰ ۸/۷۳ کو تین خواتین نے ہماری بس پر ربوہ سے لاہور تک سفر کیا۔ جاتے وقت دو بستر بھول گئیں جو چوہدری محمد علی ظفر صرف بیت اللباس ربوہ کے پاس موجود ہے (آفتاب احمد کنڈیکٹر بس نمبر ۷۳۸۸)

بواسیر (ہر قسم)
یک روزہ علاج
سہل اور مجرب
دوا کی دو خوراک غذا۔ ۴ کے آم گٹھلیوں کے دام
لمبے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات۔
قیمت ۵۰/- علاوہ محصول ڈاک
سراج پائلز سولیوشن کمپنی (ان کراچی)
قادیانی منزل مجھیرہ (ضلع سرگودھا)

دانت
اکھڑا کر بھی آرام نہیں آیا کیونکہ مرض کا سبب باقی ہے
پائیوریا کا سبب اینٹی پائیوریلیسے
اور
کیریز کی وجہ اینٹی کیریز سے دور ہو جاتی ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی
گولبازار ربوہ فون نمبر ۲۰۰۷۶

ہمدرد نسواں جوب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس ۲۰ روپے خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی امداد سیلاب زدگان کے سلسلہ میں شاندار مساعی

احمدی خواتین نے گھریلو کام ترک کر کے متاثرہ لوگوں کیلئے روٹیاں پکا کر دیں

ایک ہزار روپیہ نقد، پارچات، گرم کپڑے، گھریلو استعمال کے برتن اور دیگر ضروریات کی چیزیں جمع کر کے مصیبت زدوں میں تقسیم کیں،

موجودہ ہولناک سیلاب میں جہاں احمدی مردوں نے مصیبت زدگان کی امداد میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ وہاں خدا کے فضل سے احمدی مستورات خدمت خلق کے کاموں میں اپنے بھائیوں کے دوش بدوش رہیں۔ سیلاب کے ایام میں ربوہ کے گرد و نواح کے گاؤں سے لوگ ربوہ کے اندر اور ربوہ کے قریب پناہ لئے ہوئے تھے۔ ان سب کے کھانے کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے دارالضیافت کے علاوہ روٹیاں پکانے کا انتظام جلسہ سالانہ کی سوئی گیس کی شیفوں اور ہوٹلوں کے تنوروں پر کیا گیا تھا۔ تین وقت ایسے آئے جن میں امکان تھا کہ روٹی بروقت تیار نہ ہو سکے۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے اس مشکل کا حل یوں کیا کہ آٹا گھروں میں تقسیم کروا دیا۔ اور احمدی بہنوں نے جذبہ ایثار سے کام لیتے ہوئے اپنے بچوں کو کھانا بعد میں دیا اور مصیبت زدہ لوگوں کے لئے روٹیاں پکا کر دیں۔

اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے متاثرین کی امداد کے لئے ایک ہزار روپے نقد جمع کر کے متاثرین کی مدد کی۔ ڈیڑھ ہزار سے زائد نئے اور مستعمل پارچات، پچاس جوڑے جوتے، سات من گندم اور آٹا گرم کپڑے، بستر، دالیں، چاول، چائے کی پتی، دو لحاف، صابن، ماچسیں، گھریلو استعمال کے برتن وغیرہ جمع کر کے امدادی مرکز کو ارسال کئے۔ وہ امداد اس میں شمار نہیں جو ہماری بہنوں نے مصیبت زدوں کو فرداً فرداً کی۔ لجنہ ربوہ کی طرف سے ابھی ریلیف کا کام جاری ہے اور منتظمات محلوں سے مزید سامان اکٹھا کر رہی ہیں۔ ٭

دعائے مغفرت

میری حقیقی اور بڑی ہمشیرہ معراج بیگم صاحبہ بیوہ خواجہ امام الدین صاحب آف گجرات مورخہ ۳/۱۰/۷۳ کو اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ ان کی عمر ۸۰ سال تھی۔ ساری عمر تہجد کی نماز ادا کرتی رہیں۔ اور وہ دعائیں ہمارے لئے اور سلسلہ کے لئے کرتی رہیں۔ بہت عاجز اور مسکین طبیعت کی تھیں۔

ان کا ایک ہی بیٹا ہے جو خیر احمد صاحب اور وزارت مواصلات میں سیکشن آفیسر ہے ۳/۱۰/۷۳ کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

(ملک برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

جماعت احمدیہ بہاولپور کی امدادی سرگرمیاں

جماعت احمدیہ بہاولپور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مورخہ ۲۹/۸/۷۳ تک حسب ذیل کام کر رہی ہے۔

۱۔ پانچ من خشک خوراک پانی میں گھرے ہوئے افراد میں بذریعہ پاک فوج تقسیم کی۔ نیز گیارہ صد روپے کی خوراک۔ گڑ۔ نمک۔ موم بتیاں۔ ماچسیں اور دیگر ضروریات کی اشیاء خرید کر تقسیم کی گئیں۔

۲۔ ۲۰۰ افراد کو ٹائیفائڈ اور ہیضے کے ٹیکے لگائے گئے۔ نیز سینکڑوں دیگر مریضوں کو مفت طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔

۳۔ ایک مصیبت زدہ گھرانہ جو کھلے آسمان کے نیچے بے گھر اور بے سہارا تھا اسے ایک ٹینٹ لے کر دیا گیا۔

۴۔ سیلاب سے متاثرہ جماعتوں میں خصوصی وفود بھیج کر ان کی خیریت دریافت کی۔ اور ہر ممکن مدد کی۔

۵۔ لجنہ اماء اللہ بہاولپور نے متاثرہ لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے پارچات، جوتے اور دیگر اشیائے ضروریات جمع کیں۔

۶۔ امدادی کام کو مزید وسیع کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے۔

۷۔ متاثرین کی ایک وقت امداد کا کام کے دوران یہ بھی سامنے آئی ہے کہ ان کے پاس اپنے عزیزوں کو اطلاع دینے کے لئے پوسٹ کارڈ نہیں ہیں لہٰذا آئندہ امداد کے ساتھ پوسٹ کارڈ بھی لے کر جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲-۳-۴ نبوت ۱۳۵۲ ہش (نومبر ۱۹۷۳ء) کو منعقد ہوگا۔ اجتماع کے دوران حسب سابق شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ قائدین مجالس شوریٰ میں پیش کی جانے والی تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں پیش کرنے اور کثرت رائے سے منظور ہونے کے بعد ۲۰ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ صدر جماعت احمدیہ چیلیانوالی سیدان کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد نواز موضع کارکن الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نئے وعدے نہیں لینے۔ وصولی ہی کرنی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر یورپ پر روانہ ہونے سے قبل جو مکتوب گرامی امراء اور صدر صاحبان کو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے متعلق بھجوایا تھا۔ اس میں تحریر فرمایا:۔

"اس تین سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جن کو نیا روزگار عطا فرمایا یا ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائی اور وہ پہلے یا تو تحریک میں حصہ نہ لے سکے تھے یا موجودہ حیثیت کے مطابق حصہ نہ لیا تھا۔ ان سے زائد وصول کر کے اپنا بجٹ پورا کریں۔ اور اس سے دس فیصد زائد بھی کر دیں۔ نئے وعدے نہیں لینے صرف وصولی ہی کرنی ہے۔"

پس اس کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

داخلہ جامعہ احمدیہ

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ان شاء اللہ العزیز ۳۰، ۳۱ اکتوبر کو مطابق ۱۳، ۱۴ ستمبر بروز ہفتہ، اتوار صبح ۸½ بجے ہوگا۔ جس کے لئے میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ایسے طلباء جن کی تعلیم میٹرک یا اس سے زائد ہے اور انہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں تشریف لے آویں۔ اور پہلے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ان کو فارم وقف زندگی اور فارم داخلہ جامعہ احمدیہ پر کرنے کے لئے بھجوایا جا سکے اور ان کے آنے سے پہلے ان کے وقف کا درجہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)